REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یک شنبہ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۹ ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۹/۱۴ ۲۰ امان ۱۳۳۹ ھش ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۹ مارچ بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت

لاہور ۲۰ مارچ بوقت نو بجے شب بذریعہ فون — حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ طبی معائنہ جات ہو رہے ہیں جن کے نتیجے میں معلوم ہوا ہے کہ درد ریڑھ کی ہڈی کی وجہ سے ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۲۰ مارچ بوقت نو بجے شب بذریعہ فون حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت کل جیسی ہی ہے سینے اور گھٹنوں میں درد کی تکلیف کلی طور پر ابھی دور نہیں ہوئی۔ ضعف کی شکایت تا حال چل رہی ہے ویسے عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سرحدی تجارت اور پٹ سن کے متعلق مذاکرات

تجارت کے باہمی سمجھوتے پر آئندہ پیر یا منگل کے روز دستخط ہوں گے

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ نئے تجارتی معاہدہ کے لئے پاکستان اور ہندوستان کے افسروں کی بات چیت مکمل نہ ہو سکی۔ معلوم ہوا ہے کہ آج زیادہ تر سرحدی تجارت اور پٹ سن کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ گو دونوں وفد تجارتی مذاکرات کی کامیابی کے سلسلہ میں بدستور پر امید نظر آتے ہیں۔

تاہم خیال ہے کہ اب پیر یا منگل سے پہلے سمجھوتہ پر دستخط نہیں ہو سکیں گے۔ بتایا گیا ہے کہ پاکستان کو ہندوستان سے کوئلہ مہیا کرنے کے متعلق اتفاق ہو گیا ہے۔ تاہم یہ پتہ نہیں چل سکا کہ پاکستان کو کتنا کوئلہ مہیا کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی وفد سرحدی تجارت خاص طور پر مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کے درمیان کی اہمیت پر بہت زور دے رہا ہے۔ کل اس مسئلہ پر مزید گفتگو ہوگی۔

پٹ سن کے بارے میں دونوں وفود کی رائے یہ ہے کہ دونوں ملکوں میں پٹ سن کی پیداوار کے معاملے میں باہمی تعاون ہونا چاہیئے۔ تاکہ عالمی مارکیٹ میں خام پٹ سن اور پٹ سن کی مصنوعات کے نرخ گرنے نہ پائیں۔

انڈیانا میں ایک طیارہ گرنے سے ۶۳ مسافر ہلاک ہو گئے

جائے حادثہ پر دریدہ کپڑے اور نعشوں کے ٹکڑے پائے گئے

ٹل سٹی انڈیانا ۱۹ مارچ۔ نارتھ ویسٹ ایرلائنز کا ایک مسافر بردار لاک ہیڈ طیارہ جس میں ۶۳ اشخاص سفر کر رہے تھے۔ جمعرات کے روز گرنے سے تباہ ہو گیا۔ اس حادثہ میں سارے کے سارے مسافر ہلاک ہو گئے۔ یہ طیارہ مینا پولس مینی سوٹا سے میامی اور فلوریڈا کی جانب جا رہا تھا۔ شہری ہوا بازی کے بورڈ کے حکام جائے حادثہ کا معائنہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ بظاہر طیارہ فضا کے درمیان تباہ ہو کر نیچے گرا ہے۔ اور اس کے تمام مسافر ہلاک ہو چکے ہیں۔ آج رات گئے جائے حادثہ کے نواحی علاقہ میں تلاش ترک کر دی گئی ہے یہ تلاش اس توقع پر کی جا رہی تھی کہ شاید کوئی شخص اس حادثہ سے زندہ بچ نکلا ہو۔ طیارہ زمین پر اتنی تیزی سے گرا کہ اس سے زمین میں ایک گڑھا پڑ گیا ہے جائے حادثہ پر جس طرح انسانی لاشوں کے پرخچے بکھرے پڑے تھے۔ ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ طیارہ انجن کے پھٹ جانے کی وجہ سے تباہ ہوا ہے۔ قبل ازیں یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ مسافر بردار طیارہ ایک فوجی جیٹ طیارہ سے ٹکرا کر تباہ ہوا ہے۔ لیکن اس امر کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ شکاگو کے ہوائی اڈہ پر جہاں یہ بدقسمت جہاز ٹھہرا تھا۔ وہاں ایک ایسی ٹیلیفون کال سنی گئی جس میں یہ انتباہ کیا گیا تھا۔ کہ ایک طیارہ میں بم رکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہوائی اڈہ پر تمام طیاروں کو دیکھا گیا۔ لیکن ان میں سے کسی میں سے بھی کوئی بم نہ نکلا۔ یہ ٹیلیفون کال حادثہ کا شکار ہونے والے طیارہ کی پرواز کے تین گھنٹہ بعد سنی گئی تھی

امریکی سیارہ دس لاکھ میل کی بلندی پر

واشنگٹن۔ ۱۹ مارچ۔ ہوا بازی اور خلائی پرواز کے ڈائرکٹر کے اعلان کے مطابق اس وقت تک امریکی شمسی سیارہ پائنیر پنجم زمین سے دس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ وہ پانچ ہزار چھ سو میل فی گھنٹے کی رفتار سے سورج کے مدار کی طرف بڑھ رہا ہے اس نے کائناتی شعاعوں اور سائنسی امور کے بارے میں اہم معلومات بھیجی ہیں۔ کل جب اس سیارے سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ اس کے کئی سگنل آئے اس موقعہ پر متعدد اخبار نویس موجود تھے انہوں نے بھی یہ سگنل سنے۔ یاد رہے کہ اس سے پیشتر انسان نے اتنے طویل فاصلے کے سگنل کبھی نہیں سنے ان سگنلوں سے معلوم ہوا ہے کہ سیارے کے اندر انیس سنٹی گریڈ اور باہر پانچ سنٹی گریڈ درجہ حرارت ہے۔ ان سگنلوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سیارے پر شہاب ثاقب اور کائناتی ذروں کا کیا اثر پڑ رہا ہے۔ نیز سیارے کے ارد گرد کے حالات تقریب قریب ویسے ہی ہیں جیسے کرہ ارض کے ارد گرد ہیں۔

مراکش کے لئے امریکی قرضہ

رباط ۱۹ مارچ۔ مراکش میں امریکی سفارتخانہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ مراکش کو سنہ ۱۹۶۰ء میں اقتصادی ترقی کے لئے چار کروڑ ڈالر قرضے کے طور پر دیگا۔ دو تہائی قرضہ پانچ کروڑ ڈالر کے اس اقتصادی امدادی پروگرام کے تحت دیا جائے گا۔ جو آئی سی اے دے رہا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس سے پہلے ترقیاتی قرضہ فنڈ مشرقی مراکش میں آبپاشی اور بجلی کے منصوبوں کے لئے دو کروڑ تین لاکھ ڈالر دے چکا ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۰ء

وحدتِ انسانی

ڈاکٹر تائن بی نے جو آج کل پشاور یونیورسٹی میں تاریخ پر لیکچر دے رہے ہیں اس سے قبل آپ انڈین کلچرل کونسل بھارت کی دعوت پر دہلی میں لیکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اس وقت انہوں نے اخبار اسٹیٹسمین کے نمائندہ کو ایک بیان میں فرمایا تھا کہ

"دنیا کو آج جو ضرورت سب سے بڑھ کر ہے۔ وہ لوگوں کے ایک جگہ جمع ہونے کی ہے۔ اور یہ محسوس کرنے کی کہ مقدم ان کا انسان ہونا ہے اور فلاں قوم کا فرد ہونا یہ بعد کے درجہ کی چیز ہے۔ ہم سب سے پہلے انسان ہیں اور اس کے بعد ہندی یا چینی یا انگلستانی۔ وحدتِ انسانی کے موضوع پر ڈاکٹر تائن بی نے اپنی اس اخباری ملاقات میں بار بار زور دیا۔"

(صدق جدید ۲۶/۲/۶۰ ص ۲)

اس پر رائے زنی کرتے ہوئے "صدق جدید" لکھنؤ نے "سچی باتیں" کے کالموں میں لکھا ہے:۔

قرآن مجید نے جو ۱۴ سو سال پہلے اتنا زور وحدتِ انسانی پر دیا تھا۔ اور تاکید کے ساتھ سارے انسانوں کو ایک کنبہ قرار دیا تھا (النساء آیت ۱۔ الانعام آیت ۹۸۔ الاعراف آیت ۱۸۹ الزمر آیت ۶) غنیمت ہے کہ اس کی حقیقت کچھ تو اب فرنگی مفکروں پر روشن ہونے لگی ہے۔

(صدق جدید ۲۶/۲/۶۰)

اگرچہ جہاں تک مذاہب کا تعلق ہے کسی مذہب نے انسانوں میں دنیاوی حالات کی بناء پر تفریق کی تلقین نہیں کی تاہم اسلام نے جو ہمارے عقیدہ کے مطابق مذہب کی آخری اور کامل ترین صورت ہے وحدتِ انسانی کے اصول پر بڑا زور دیا ہے اور جیسا کہ بطور آخری دین ہونے کے اسلام کا قاعدہ ہے۔ نہایت تفصیل سے دنیاوی برتری کی جڑ کاٹ دی ہے اور برتری کا تمام انحصار تقویٰ اور اعمال صالح پر رکھا ہے

جیسا کہ ہم نے کہا ہے جہاں تک حقیقی مذاہب کی حقیقی تعلیمات کا تعلق ہے کسی مذہب نے دنیاوی برتری پر نازاں ہونے کی تلقین نہیں کی۔ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سوا اسلام کے اس وقت جتنے بھی مذاہب موجود ہیں ان کے ماننے والوں نے دنیاوی برتری کو غلطی سے مذہب میں بھی داخل کر رکھا ہے ایسے مذاہب میں سے خاص کر یہودی ازم اور براہمنزم ہیں جنہوں نے ابھی تک انسانی وحدت کے تصور کو عملاً تسلیم نہیں کیا۔

یہودی تو ایک بکھری ہوئی قوم ہے صرف چند گزشتہ سالوں سے "اسرائیل" کا وجود وہ بھی دنیا کی بڑی بڑی اقوام کے سہاروں سے فلسطین میں معرض ظہور میں آیا ہے البتہ برہمنزم شروع ہی سے ایک عظیم خطہ میں موجود چلا آیا ہے اور ہندوستان کی آزادی کے بعد نئے رنگ میں برسر اقتدار آ گیا ہے

ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں بھی اپنے فرستادہ ارسال کئے ہیں اور ایسے فرستادگانِ حق اپنے اپنے زمان و مکان کے حالات کے مطابق اپنی تعلیمات لاتے رہے ہیں۔ لیکن امتدادِ زمانہ سے براہمنزم نے ایک ایسی صورت اختیار کر لی ہے کہ جس کے گرد و غبار میں اپنی تعلیمات چھپ گئی ہیں۔

آج براہمنزم نے جو صورت اختیار کی ہے اس میں ذات پات کا امتیاز نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ادارہ جس کو ورن آشرم کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے بعض مخصوص باتوں میں کسی حد تک مفید بھی ثابت ہوا ہو مگر اصل اس سے ہندوستانی عوام اتنی قومیتوں میں بٹ گئے ہیں کہ آج سوائے شاید گاؤ پرستی کے ان میں کوئی اتحاد کا رشتہ موجود نہیں رہا ورن آشرم نے ہندوستانی سوسائٹی کو اس طرح پارہ پارہ کر دیا ہے جس طرح صحرا کے ریت کے ذرے ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ علیحدہ ہوں۔

جہاں تک غور کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کا ورن آشرم ابتداء میں نسلی امتیاز پر اپنی بنیاد رکھتا ہے۔ برہمن یا پروہت جماعت نے سوسائٹی پر اپنا تسلط جمانے کے لئے اسکو ایجاد کیا ہے حال ہی میں ہندوستان کی لوک سبھا میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ جس کا اخبارات میں بہت چرچا ہوا ہے۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ ایک ہریجن رکن نے منوسمرتی کو جس میں ورن آشرم کا قانون دیا گیا ہے پھاڑ کر زمین پر پھینک دیا۔ جس سے بڑا ہنگامہ برپا ہوا۔ منوسمرتی نے شودر کے متعلق ہدایت دی ہوئی ہے کہ اگر وید کا کوئی منتر اس کے کان میں پڑ جائے تو سکہ پگھلا کر کان میں ڈالا جائے۔ اسی طرح شودروں کے متعلق اور بھی کئی غیر انسانی سزائیں مقرر کی گئی ہیں

اگرچہ ہندوستانی آئین میں چھوت چھات ختم کرنے کے لئے دفعات رکھی گئی ہیں۔ لیکن یہ جذبہ ہندو ذہنیت میں فطرتِ ثانیہ سے بڑھ کر استحکام اختیار کر چکا ہوا ہے۔ اور اس کی جڑیں اتنی گہری چلی گئی ہیں کہ ان کو اکھاڑنے کے لئے ایک عظیم انقلاب کی ضرورت ہے۔ باوجود بعض عظیم پیشوایان مذاہب کی کوششوں کے یہ جذبہ ہندوؤں کی سرشت سے نہیں نکل سکا۔ تاہم اسلام اور موجودہ یورپین تہذیب کے زیر اثر ایک طبقہ ضرور ایسا رونما ہو رہا ہے جو ورن آشرم کی خرابیوں کو محسوس کرتا ہے اور اسکو مٹانا چاہتا ہے مگر اس طبقہ کی بھی وہی حالت ہے جیسی کہ کہا جاتا ہے

ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد۔

وقت بوقت اس طبقہ کے اصلی جذبات ابھر آتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر کوئی ایسا انقلاب نہ ہوا جس سے یہ جذبہ ختم ہو جائے تو ہندوستان کبھی ایک قوم نہیں بن سکے گا۔ اور ہمیشہ فرقہ وارانہ جنگ و جدل کا میدان بنا رہیگا

یہ صورت حال ایک ملک کی ہے اگرچہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں ایسی حالت نہیں تاہم نسلی اور لونی امتیاز یورپ کی مہذب ترین کہلانے والی اقوام میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ نہ صرف امریکہ بلکہ اب انگلستان جیسے ملک میں بھی اس کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تاہم جیسا کہ مسٹر ٹائن بی کے بیان سے واضح ہوتا ہے۔ دنیا اسلام کے اس اصول کی طرف آ رہی ہے کہ تمام انسان انسانیت کے لحاظ سے یکساں ہیں خواہ وہ کسی نسل کے ہوں اور ان کا رنگ روپ کیسا ہی ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دیگر اقوام کے اثر سے مسلمانوں میں بھی کسی قدر یہ امتیاز پائے جاتے ہیں۔ لیکن مجموعی لحاظ سے مسلمان اقوام اس برائی سے مبرا ہیں اور جو شخص اسلام قبول کر لیتا ہے خواہ وہ کالا کلوٹا حبشی ہو یا چٹا سفید چینی ہو وہ اسلامی سوسائٹی میں اس طرح حل ہو جاتا ہے جس طرح دودھ میں شکر حل ہو جاتی ہے۔

اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ کہ جو کچھ مسٹر ٹائن بی نے کہا ہے۔ اس کا مکمل عملی ظہور اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب دنیا اسلام کے اصولوں کو پوری طرح اپنا لے اور ایک دوسرے پر برتری کا انحصار صرف نیک اعمال اور تقوےٰ کو بنائے ایک دن دنیا کو اس طرف ضرور آنا پڑے گا۔

چاہیئے کہ مسلمان اہل علم حضرات اسلام کی اشاعت و تبلیغ تیز کر دیں اور باہمی ایسا ارتباط پیدا کریں کہ دنیا دیکھ کر ان سے سبق سیکھے۔ خاص کر پاکستانی اہل علم حضرات کا فرض ہے کہ وہ باہم رواداری سے کام لیں اور مذہبی عقائد کو جھگڑوں کا میدان بنا کر اسلامی اصول کی توہین نہ کریں۔

حدیث النبیؐ

والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک۔ (بخاری)

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالےٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

خلوف: سارا دن کھانا وغیرہ کے بند رہنے سے کھانے کی گذرگاہ یعنی منہ میں ہلکی سی بو پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے خلوف کہتے ہیں۔ ہمارا خدا کتنا بندہ نواز ہے کہ اسکے لئے کھانا چھوڑو تو وہ خالق اپنے بندہ کو کتنا نوازتا ہے۔ اس حدیث کو ایک بار پھر پڑھئے اور غور کیجئے کتنی محبت کا اظہار ہے اپنے اطاعت گزار بندے سے۔

کتنا بدبخت ہے وہ انسان جو یہ سننے کے بعد بھی اپنے پروردگار کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے اس کی طرف لپکتا نہیں۔

شعبہ تربیت و اصلاح
خدام الاحمدیہ
مرکزیہ

لیلۃ القدر اور اس کی برکات وفضائل

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

رمضان المبارک کی لاتعداد برکات میں سے ایک برکت وہ عظیم الشان رات ہے جس کو قرآن کریم میں لیلۃ القدر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور اس کے فضائل نہ صرف قرآن کریم میں نہایت اعلےٰ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ احادیث نبوی میں بھی ان کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ لیلۃ القدر کیا ہے؟ یہ ایک نعمت ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے مسلمان بندوں کو اپنا قرب عطا کرنے اپنے کلام سے بہرہ ور کرنے اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرنے اور اعلےٰ مدارج روحانی سے انہیں نوازنے کے لئے عطا کی ہے۔

لیلۃ القدر اگرچہ اپنے معروف معنوں کی رُو سے ماہ رمضان کی ایک مبارک اور بزرگ رات ہے۔ لیکن استعارۃً یہ لفظ اس تاریک زمانہ پر بھی دلالت کرتا ہے جس کی تاریکی اپنے کمال کو پہنچکر ایک نور کو چاہتی ہے۔ جو اس کی ظلمت اور تاریکی کو دور کرے۔ اس ظلماتی اور تاریک زمانہ میں زہد عبادت۔ صدق اور صبر واستقلال بڑی قدر رکھتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی صفت رحمانیت کے جوش مارنے اور برکات سماوی کے نزول کا موجب ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے میرے پر یہ نکتہ قرآنیہ ظاہر کیا کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کے صرف یہی معنے نہیں۔ کہ ایک بابرکت رات ہے جس میں قرآن شریف اترا۔ بلکہ باوجود ان معنوں کے جو بجائے خود صحیح ہیں۔ اس آیت کے بطن میں دوسرے معنے بھی ہیں۔ جو رسالہ فتح اسلام میں درج کئے گئے ہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۳/۱۳۰)

اور "فتح اسلام" میں آپ فرماتے ہیں:۔

"لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے۔ جس کی ظلمت کمال حد تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ رات نہیں۔ یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔" صفحہ ۲۷

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے جس میں وہ نبی اور وہ کتاب جو اس کو دی گئی ہے آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اور فرشتے آسمان سے اترتے ہیں لیکن سب سے بڑی لیلۃ القدر وہ ہے جو ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۵/۱۵۵)

لیلۃ القدر کے ان ہر دو معنوں (ظاہری وباطنی) میں کوئی تضاد نہیں۔ بلکہ دونوں اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔ اس نکتہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ اس باطنی لیلۃ القدر کو ظاہری لیلۃ القدر سے کہ جو عند العوام مشہور ہے کچھ منافات نہیں۔ بلکہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ ہر ایک کام مناسبت سے کرتا ہے اور حقیقت باطنی کے لئے جو ظاہری صورت مناسب ہو وہ اس کو عطا کرتا ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۴)

ظاہری معنوں کے لحاظ سے لیلۃ القدر ایک رات ہے۔ جو رمضان کے مہینہ میں آتی ہے۔ اور اس رات میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔ تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے۔ کہ قرآن کریم آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں نازل کیا گیا ہے اور پھر ۲۳ سال کے عرصہ میں اس کا نزول پورا ہوا۔ اس لئے بعض مفسرین نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ اس رات تمام کا تمام قرآن سماء الدنیا کی طرف نازل کیا گیا تھا۔ اور وہاں سے حضرت جبریل علیہ السلام آہستہ آہستہ اور تھوڑا تھوڑا کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی فرماتے رہے۔ اور بعض نے یہ سمجھا ہے کہ قرآن کریم کا نزول لیلۃ القدر کو شروع ہوا تھا۔ لیکن ابتدائے نزول قرآن کی تاریخ کے تعین میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ کوئی اسے ۱۷ رمضان قرار دیتا ہے۔ کوئی اسے ۱۹ رمضان بتاتا ہے اور کوئی اسے ۲۴ رمضان معین کرتا ہے۔ لیکن وہ لیلۃ القدر جو رمضان میں آتی ہے۔ اس کے متعلق احادیث میں واضح طور پر آتا ہے۔ کہ وہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کوئی رات ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر سے وہ رات مراد نہیں۔ جس میں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا۔ بلکہ ایک ایسی رات ہے جو نزول قرآن کی یادگار کے طور پر مقرر کی گئی ہے۔ اور وہ بدلتی رہتی ہے۔ اور رمضان کی آخری راتوں میں کسی ایک رات کو اس کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اس بدلتے رہنے میں یہ حکمت ہے کہ انسان کو کوشش اور اجتہاد کے نتیجہ میں جہاں ثواب کا موقعہ مہیا کیا گیا ہے وہاں سے دس راتوں تک عبادت کا موقعہ بہم پہنچایا گیا ہے تا وہ دین کے ساتھ لگاؤ پیدا کرے۔ اور خدا تعالےٰ سے محبت کا تعلق پیدا کرکے اپنی تمام پچھلی خطاؤں اور کوتاہیوں سے توبہ کرنے کی توفیق حاصل کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ رات نزول قرآن کی یاد میں ہے۔ مگر قرآنی طریق کے مطابق اس سے مزید فائدہ بھی اٹھا لیا گیا ہے۔ کسی واقعہ کی یاد کے لئے کسی آس پاس کے دن کو مقرر کر دیا جائے۔ تو وہ دن وہی فائدہ دیتا ہے جو فائدہ نزول کے دن اس یادگار کو منانا۔ لیکن اگر ایک ہی رات ہمیشہ کے لئے مخصوص کر دی جائے۔ تو عبادت کی وہ کثرت نہیں ہو سکتی جو غیر مخصوص صورت میں ہو سکتی ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی یاد کو آخری عشرہ میں کسی رات میں مقرر کرکے یہ فائدہ مسلمانوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ کہ بجائے ایک دن کے وہ دس دن جوش وخروش سے عبادت کریں۔ اگر وہ ایک دن کو لیلۃ القدر مقرر کر دیتا۔ تو کمزور آدمی صرف ایک رات عبادت کرکے خوش ہو جاتا۔ لیکن اس صورت میں کم از کم دس راتیں تو وہ عبادت

جلسہ سیرت مسیح موعودؑ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی بیعت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے مقام پر لی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے بنی نوع انسان پر جو رحم کیا ہے۔ اس کے ذکر کے لئے امسال ۲۷ مارچ کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اس دن اپنے اپنے حلقوں میں جلسہ سیرت مسیح موعودؑ منعقد کرکے اپنے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے نشانات اور معجزات نیز آپ کی تعلیمات اور سیرت کے تذکرہ کا انتظام کریں۔ اور اپنی رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائیں۔ اس سلسلہ میں حیات طیبہ مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

میں لگا رہے گا۔ کیونکہ اسے خیال ہوگا کہ شاید یہ رات لیلۃ القدر ہو۔ یا شاید وہ ہو۔ اور اس طرح ایک رات کی جگہ دس راتیں متواتر قرآن کریم کے نزول کی نسبت اور اس کی برکات کی نسبت سے غور کرنے کا موقعہ ملتا رہے گا۔ اور ان راتوں میں سے ہر رات کو لیلۃ القدر کا خیال آتا رہے گا اور لیلۃ القدر کا خیال آتے ہی قرآن کریم کے نزول اور اس کی برکات کی طرف اس کا ذہن چلا جائے گا۔ اور یہ ایک بہت بڑی برکات اور روحانی فایدہ والی بات ہے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو مقرر کرنے میں یہ حکمت ہے۔ کہ خدمت کے ایام کا آخری وقت ہی انعام کا وقت ہوتا ہے۔

تفسیر کبیر جزو چہارم حصہ دوم صفحہ ۳۲۷-۳۲۸)

احادیث میں آتا ہے:۔

ان رسول اللہ خرج یخبر بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال انی خرجت لاخبرکم بلیلۃ القدر وانہ تلاحی فلان وفلان فرفعت فعسی ان یکون خیراً لکم (بخاری کتاب الایمان)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لئے نکلے تو باہر دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تو آپ کو لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لئے باہر آرہا تھا۔ لیکن رستہ میں فلاں فلاں شخص آپس میں لڑ رہے تھے اس کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے میرے حافظہ سے اس کا علم اٹھا لیا اور ممکن ہے کہ تمہارے لئے اسی میں بھلائی مقدر ہو۔ صحیح مسلم میں آتا ہے۔

فذ امینت ھذہ اللیلۃ فانسیتھا (کتاب الصیام)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے لیلۃ القدر کے متعلق علم دیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں اسے میرے ذہن سے نکال دیا گیا۔

گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں کسی رات کی بصورت لیلۃ القدر تعیین نہیں فرمائی۔ لیکن اس کے متعلق آپ کے بیان فرمودہ بعض اشارات ملتے ہیں۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

خدا تعالےٰ کی حمد و ثنا

(یہ نظم انعامی مقابلہ میں سوئم قرار پائی ہے تیسرا انعام بھجوا دیا گیا ہے)

خدا تعالےٰ کی شان و عظمت ہر ایک ذرّے سے یاں عیاں ہے
ہے چاند تاروں میں نور اُس کا وہ آپ اُن میں مگر نہاں ہے
کہیں ہے کوہ بلند و بالا نشان شانِ خدا تعالےٰ
جہاں بھی دیکھو ہر ایک دریا اُسی کی دھن میں رواں دواں ہے
خزاں کے پردے میں ساز اُس کا گلوں کی نکہت میں راز اُس کا
اُسی کی قدرت کا سب کرشمہ ہے پیر کوئی کوئی جواں ہے
خدا تعالیٰ ہے مرا پیارا خدا تعالےٰ جلال والا
اُسی کا ہر شے پہ ہے تصرف جو اُسکا ہمسر ہو وہ کہاں ہے
سکون و راحت ہو یا کہ غم ہو مگر جو پیارا ہوا اُس کا بندہ
خدا تعالیٰ کو یاد رکھے وہی دو عالم میں شادماں ہے
ہو مال و دولت کہ وقت و فرصت غرض کہ جو کچھ بھی ہو میسر
خدا تعالیٰ پہ کر دے قرباں خدا تعالیٰ ہی دلستاں ہے

— شاکرہ اہلیہ لطیف الرحمٰن صاحب محرم پورہ لاہور

حج پر جانیوالے احباب کیلئے ضروری اطلاع

کراچی سے انشاء اللہ تعالےٰ امسال خاکسار مسعود احمد خورشید اور محترم میاں محمد گل صاحب پراچہ ماہ مئی میں بذریعہ ہوائی جہاز فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے جائیں گے۔

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور حاجی مولوی قدرت اللہ صاحب صحابی جب فریضۂ حج ادا کرنے گئے تھے تو انہوں نے صالح عبد الصمد محمد شاہ بیاں مکہ مکرمہ کو اپنا معلم مقرر کیا تھا۔ اور معلم صاحب موصوف نے احسن طریقہ پر ان ہر دو اصحاب کی خدمت کی تھی لہذا امسال حج پر جانے والے تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ صالح عبد الصمد صاحب کو معلم مقرر کریں۔ تاکہ تمام احمدی وہاں پر یکجا رہ سکیں اور اجتماعی دعائیں کر سکیں نیز یکجا رہائش سے اخراجات بھی کم ہوں گے۔

جو احباب امسال حج پر جا رہے ہوں وہ خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی روانگی کے متعلق بھی اطلاع دیں کہ وہ کس جہاز پر جاویں گے۔

مسعود احمد خورشید معرفت ایران ٹریڈ سنٹر۔ پہلی منزل۔ فاطمہ بلڈنگ کراچی ۲

مبلغین، کارکنانِ تحریک جدید کیلئے دعا کی درخواست

رمضان کے ان مبارک ایام میں احباب جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ و صحابہ کرام کے لئے دعائیں کریں گے وہاں مندرجہ ذیل مبلغین کو بھی جو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام میں معروف ہیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں تا اللہ تعالےٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے اور ان کے اہل و عیال کا حامی و ناصر ہو۔ اسی طرح جملہ کارکنان جو خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں اور وہ مبلغین جو پاکستان میں مقیم اور جلد بیرونی ممالک کو روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن
" بشیر احمد خان صاحب رفیق نائب امام لنڈن
" چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی
" عبد الشکور صاحب کنزے "
" مرزا لطف الرحمٰن صاحب "
" حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ
" عبد الحکیم صاحب اکمل "
" چوہدری غلام یٰسین صاحب مبلغ امریکہ
" سید جواد علی صاحب "
" عبد الحق در صاحب ضیغم "
" امین اللہ صاحب "
" چوہدری شکر الٰہی صاحب "
" بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ برٹش گی آنا
" شیخ رشید احمد صاحب " ڈچ گی آنا
" عبد العزیز جمن بخش " "
" شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ
" مولوی محمد منور صاحب مبلغ "

مکرم عبد الکریم صاحب شرما مشرقی افریقہ
" چوہدری عنایت اللہ صاحب "
" عمری عبیدی صاحب "
" حافظ محمد سلیمان صاحب "
" محمد اسمٰعیل صاحب منیر "
" نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ
" محمد بشیر شاد صاحب "
" محمد اسحٰق صاحب شاہد "
" نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج غانا
" عطاء اللہ صاحب کلیم "
" شیخ نصیر الدین احمد صاحب مبلغ انچارج سیرالیون
" محمد صدیق صاحب "
" ملک غلام نبی صاحب "
" قریشی محمد افضل صاحب "
" مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ لائبیریا
" سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا
" مولوی امام الدین صاحب مبلغ "

مکرم مولوی محمد زہدی صاحب مبلغ انڈونیشیا
" ملک عزیز احمد صاحب "
" عبد الواحد صاحب "
" عبد الحی صاحب "
" زینی دحلان صاحب "
" ابوبکر ایوب صاحب "
" مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو
" ڈاکٹر بدر الدین صاحب "
" مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور
" منیر احمد صاحب عارف " برما
" سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا

مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب مبلغ سیلون
" محمود نسیم صاحب "
" حاجی محمد ابیہ صاحب
" فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ ماریشس
" سید منیر الحصنی صاحب مبلغ شام
" نور الحق صاحب تنویر مبلغ مشرق وسطی
" جلال الدین صاحب قمر " فلسطین
" روشن الدین صاحب " مسقط
" چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر " سپین
" شیخ ناصر احمد صاحب " سوئٹزرلینڈ

مکرم چوہدری صاحبؓ اور مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب اغلباً ۱۲/۱۳ ستمبر ۱۹۴۷ء کو (بارہ ستمبر کو جناب چوہدری صاحب اور تیرہ ستمبر کو مکرم شاہ صاحب محترم کو) گرفتار ہوئے اور آپ کے بعد ۲۹ ستمبر کو میں اور مولوی عبدالعزیز صاحب آف بھامبڑی گرفتار ہوئے تھے ہمیں پندرہ دن تک پولیس نے دھاریوال کی حوالات میں رکھا تھا۔

جب ہمیں پولیس گورداسپور جیل میں لے گئی تو دوسرے دن چوہدری صاحب ملے مجھے دیکھ کر فرمانے لگے کہ چند دن ہوئے ہیں۔ مجھے الہام ہوا ہے کہ ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ فرمانے لگے یہ الہام مبشر ہے۔ میں قادیان کی حفاظت کے لئے دعا کر رہا تھا۔ بعد میں جب ہمیں علم ہوا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قادیان میں درویشان کی تعداد ۳۱۳ مقرر فرمائی ہے تو بہت ہی خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ حضور کو میرے الہام کا تو علم نہیں تھا آپ نے جو ۳۱۳ آدمی قادیان میں رہائش کے لئے مقرر فرمائے ہیں اس میں کوئی الٰہی منشا رہے۔

ایک دفعہ جیل میں محکمہ جیل کا سب سے بڑا افسر آیا وہ ہمارے پاس بھی آیا اس نے باتوں ہی باتوں میں چوہدری صاحب سے کہا کہ اگر آپ مجھے ایک درخواست لکھدیں تو میں آپ کیلئے اے کلاس کی سفارش کر دوں آپ نے فرمایا کہ میں اس حکومت کے سامنے کوئی درخواست کرنے کو تیار نہیں۔ کیا میں اپنی تاریخ خراب کر لوں۔ ہمارے ساتھیوں میں سے بعض نے کہا کہ کیا حرج تھا۔ اگر درخواست دے دی جاتی مگر چوہدری صاحب نے فرمایا کہ جس حکومت کو خود خیال نہیں اس کے آگے درخواست کرنا میں تو اپنی غیرت کے خلاف سمجھتا ہوں۔

جیل میں بھی آپ کو ہر آن یہ خیال رہتا تھا کہ ہم فارغ نہ بیٹھیں۔ بلکہ تبلیغ کا کوئی راستہ نکالنا چاہیئے۔ چنانچہ انفرادی طور پر تبلیغ شروع کر دی گئی۔

تبلیغ کے متعلق جیل کے دو واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں ایک دفعہ ایک آدمی کے متعلق ہم سب نے ملکر فیصلہ کیا کہ وہ چونکہ ہر موقعہ پر کوئی نہ کوئی شرارت ہمارے خلاف کھڑی کرتا رہتا ہے اس کو چھوڑ دو اسکو کوئی بھی منہ نہ لگائے۔

مکرم چوہدری صاحب نے ہم سب کو فرمایا کہ ایک کام تم سب اپنے ذمے لو یا تم دعا کرو۔ اور میں اس کو تبلیغ کرتا ہوں یا تم اس کو تبلیغ کرو میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اس طرح اس کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں اس پر اتمام حجت کرے اسکو چھوڑو۔

عصر کی نماز کے بعد جیل میں کچھ وقت ٹہلنے کے لئے مل جاتا تھا۔ میں اور برادرم مکرم میجر شریف احمد صاحب باجوہ دونوں مل کر ٹہل رہے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ چودھری صاحب محترم چند قیدیوں کے ایک ٹولہ کے درمیان آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جیل کے اندر تیس چالیس افراد خارش کی وجہ سے بیمار تھے۔ ان کو ایک علیحدہ بیرک میں رکھا ہوا تھا۔ ان کے ساتھ کسی کو ملنے کی اجازت نہ تھی تا یہ متعدی بیماری اور قیدیوں میں نہ پھیل جائے۔

باجوہ صاحب نے جب چوہدری صاحب کو ان میں بیٹھا ہوا دیکھا تو فرمانے لگے چوہدری صاحب کیا غضب کر رہے ہیں کہ ان متعدی بیماری والوں کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو روکنا چاہیئے۔

جب چوہدری صاحب وہاں سے اٹھ کر واپس تشریف لائے۔ تو ہم نے چوہدری کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ لوگ خارش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ آپ وہاں نہ جایا کریں۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں نے سوچا کہ یہ لوگ بہت تکلیف میں ہیں۔ ان بچاروں کو کوئی بھی اپنے پاس نہیں آنے دیتا۔ ایسے وقت میں آدمی کا دل نرم ہوتا ہے۔ میں ان کے پاس گیا تھا تا میں اس سے فائدہ اٹھا کر ان کو تبلیغ کروں ممکن ہے کہ کسی کا دل احمدیت کی طرف مائل ہو جائے۔

اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد

سبحان اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس صحابی کو کس قدر تبلیغ کی اپنے دل میں لگن تھی۔ اور کوئی موقع بھی تبلیغ کا ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ ہمیں مسکرا کر فرمانے لگے کہ میں تو اس نیت سے ان کے اندر جا کر بیٹھا تھا کہ ممکن ہے کوئی مسیح پاک پر ایمان لے آئے۔ تو کیا اللہ تعالے مجھے اس بیماری میں مبتلا کر دے گا۔ یہ ناممکن ہے آپ لوگ بے فکر رہیں۔

جیل میں قیام کے دوران میں تقریباً پچاس اور ساٹھ کے درمیان دوست جماعت میں شامل ہوئے۔ اور اس کام کے مکرم چوہدری صاحب موصوفؓ روح رواں تھے جب کسی کو تبلیغ شروع فرماتے تو ہم سب کو اکٹھا کر کے فرماتے کہ میں فلاں آدمی کو تبلیغ کرنے لگا ہوں۔ تم سب مل کر اس کے لئے دعا کرو۔ میں بھی دعا کر رہا ہوں۔

بٹالے کے ایک دوست جیل میں تھے انہوں نے چوہدری صاحب سے ایک دفعہ پوچھا کہ آپ اس قدر مطمئن کس طرح ہیں۔ آپ پر اس قید اور مصیبت کا ذرا بھی اثر نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالے نے اتنی دفعہ بشارت دی ہے کہ تم بخیر و عافیت جیل سے رہا ہو کر چلے جاؤ گے کہ اب مجھے یہ دعا کرتے ہوئے بھی اللہ تعالے سے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں اب مزید اپنی رہائی کی دعا کروں۔

اس نے کہا کہ آپ میری رہائی کے لئے بھی دعا فرما دیں آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں آپ کے لئے دعا کروں۔ اگر آپ احمدی ہو جائیں تو آپ کے لئے دعا کروں گا۔ اس دوست نے فرمایا کہ جس طرح آپ کو خدا تعالے نے بتایا ہے کہ آپ رہا ہو جائیں گے آپ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالے مجھے بھی کوئی ایسا اطمینان بخش نظارہ دکھا دے تا میں بھی مطمئن ہو جاؤں آپ نے یہ وعدہ فرما لیا۔ کہ میں یہ دعا کرونگا۔ چنانچہ چند دن کے بعد ہی اس دوست نے بھی ایک واضح رؤیا دیکھی جس میں اس نے دیکھا کہ ہم پاکستان چلے گئے ہیں اور جیل کے دروازے کھل گئے ہیں۔ اور ہم سب کو اپنے اپنے رشتہ دار لینے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اور مٹھائیاں تقسیم ہو رہی ہیں وغیرہ اس کے بعد وہ دوست بھی جماعت میں شامل ہوگئے۔ یہ دوست غلام محمد صاحب عرف دگاماں پہلوان) صاحب ابھی زندہ ہیں اور ضلع شیخوپورہ میں موجود ہیں۔

مکرم چوہدری صاحب عام طور پر باوضو رہتے تھے۔ جب بھی قضائے حاجت وغیرہ کے لئے جاتے اس کے بعد وضو فرما لیتے۔ چاہے نماز کا وقت ہو یا نہ ہو۔

ایک دفعہ جیل کے زمانے میں کسی نے ریٹھے کی بنی ہوئی تسبیح آپ کو دی تو آپ نے اس کو لے لیا اور فرمایا کہ میں اس پر درود شریف پڑھا کرونگا۔ اس طریق سے میں زیادہ دفعہ درود شریف پڑھ لیتا ہوں میری غرض تسبیح لینے سے یہ ہے کہ میں کثرت سے درود پڑھ سکوں ورنہ میں تسبیح کو ایسا پسند نہیں کرتا۔

اگر کوئی قیدی بیمار ہو جاتا تو ہمیشہ ہمیں فرماتے کہ اس کو چائے وغیرہ بنا کر دو۔ ڈاکٹر سے خود ملتے یا ہمیں فرماتے کہ جا کر ڈاکٹر کو ملو اس کو دوائی لے دو اس کے لئے دودھ وغیرہ کا بندوبست کرو۔ چوہدری صاحب موصوف غذا زبان کے چسکے کے طور پر نہ کھاتے تھے۔ اور نہ اچھی اچھی غذائیں کھانے کا شوق تھا میں نے جیل کے زمانے میں ایک دفعہ دیکھا کہ روٹی پر سرسوں کا کڑوا تیل لگا کر کھا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کڑوا نہیں لگتا فرمانے لگے کہ میں ذیابیطس کی وجہ سے بیمار ہوں اگر میں دہنیت والی کوئی شئی بھی استعمال نہ کروں تو میں بہت جلد کمزور ہو جاؤں گا۔ یہ بدمزا تو ہے۔ مگر میں تو اس کو بیماری کے لئے ضروری سمجھتا ہوں غذا تو پیٹ بھرنے اور زندگی کے دن گذارنے کے لئے کھائی جاتی ہے۔ زبان کے چسکے کے لئے نہیں۔ اور جبتک جیل میں گھی اور دودھ وغیرہ کا انتظام نہ ہوا ہمیشہ ڈاکٹر سے ملکر سرسوں کا تیل لیتے اور روٹی پر مل کر استعمال فرماتے۔

باقی حالات کسی وقت پھر عرض خدمت کرونگا انشاء اللہ

درخواست دعا

میرے شوہر حکیم محمد عبدالعزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال فالج کے شدید حملہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں بذریعہ بجلی علاج ہو رہا ہے۔ بزرگان جماعت صحابہ کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالے انہیں شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اہلیہ حکیم محمد عبدالعزیز صاحب
پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کالونی کوارٹر نمبر جی ۵۲
ملتان روڈ چوبرجی لاہور۔

جماعت ہائے احمدیہ ڈویژن پشاور و ڈیرہ اسماعیل خان کی اطلاع

کے لئے ضروری اعلان

مکرم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ڈویژن پشاور و ڈیرہ اسماعیل خان نے ایک کتاب بنام "تاریخ احمدیت" شائع کی ہے۔ جس کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے انہوں نے ان ڈویژنوں کی مقامی جماعتوں کے ذمہ کچھ رقوم ڈالی ہیں۔ چونکہ اس کتاب کی اشاعت کے لئے جناب انچارج صاحب صیغہ تالیف و تصنیف سے منظوری حاصل نہیں کی گئی تھی۔ اور نہ ہی نظارت بیت المال سے اس کتاب کی خاطر چندہ جمع کرنے کی منظوری لی گئی ہے۔ اس لئے تمام احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کے لئے کسی جماعت یا فرد کو قاضی صاحب موصوف کی امداد یا اعانت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ والسلام

عبدالحق رامہ
ناظر بیت المال ربوہ

زرعی اعداد و شمار کی ضرورت اور اہمیت

(۲)

مشرقی پاکستان میں زرعی اعداد و شمار کی فراہمی کی مہم کا آغاز امسال اکتوبر ۱۵ سے ہوا ہے اور اسے چھ ہفتوں کی مدت کے اندر مکمل کر لیا جائے گا۔ مغربی پاکستان میں یہ مہم آئندہ سال ۱۵ جنوری سے شروع ہو کر ماہ فروری کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔ اس کے بعد پہلی اور آخری رپورٹیں مرتب کرنے کا کام شروع ہو گا تمام دیہات سے موصولہ فہرستوں اور ان کے جوابات کو یکجا کیا جائے گا۔ میزانیں تیار ہوں گی۔ ان کی نظر ثانی ہو گی۔ اور پہلی رپورٹ مرتب کر کے سنہ ۱۹۶۰ء کے وسط تک حکومت کے سامنے پیش کر دی جائے گی اور آخری رپورٹ چونکہ اس پر زیادہ محنت اور وقت لگے گا۔ سنہ ۱۹۶۱ء کے آخر تک مرتب ہو سکے گی۔

زرعی اعداد و شمار کی فراہمی کی فہرست کل ۱۱۵ سوالات پر مشتمل ہو گی۔ ان سوالات کے ذریعہ زراعت سے متعلقہ ہر قسم کے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی کاشتکاروں سے دریافت کیا جائے گا۔ کہ ان کی مملوکہ اراضی کہاں واقع ہے۔ اس کا کتنا حصہ زیر کاشت ہے۔ کتنا قابل کاشت ہے۔ لیکن اس میں کاشت نہیں ہوتی کس قدر ناقابل کاشت بنجر یا غیر ممکن ہے۔ قابل کاشت رقبہ کو کیوں کاشت نہیں کیا جا رہا۔ اور اس کو زیر کاشت لانے کے سلسلہ میں حکومت ان کی کیا مدد کر سکتی ہے اور کیا ان کا سارا رقبہ ایک ہی جگہ واقع ہے یا ایک دوسرے سے دور دور واقعہ ٹکڑوں میں منقسم ہے

ذرائع آبپاشی کے بارے میں بھی کاشتکاروں سے سوال کئے جائیں گے۔ مثلاً آبپاشی کے سلسلہ میں ان کی مشکلات کیا ہیں ان کا کتنا رقبہ چاہی ہے۔ کتنا نہری یا بارانی ہے۔ اس قسم کے سوالات کے جوابات سے پتہ چل جائے گا۔ کہ کاشتکاروں کی آبپاشی کی ضروریات کیا کیا ہیں تاکہ ان کے بارہ میں کمیشن حکومت سے سفارش کر سکے کہ فلاں فلاں علاقوں میں ٹیوب ویل لگا کر آبپاشی کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

اسی طرح یہ بھی دریافت کیا جائے گا کہ مختلف علاقوں میں کون کونسی فصلیں بوئی جاتی ہیں۔ ان کی عام حالت کیا ہوتی ہے۔ جھاڑ کتنا ہوتا ہے خریف میں کون کونسی فصلیں لگائی جاتی ہیں اور ربیع میں کون کونسی اجناس خوردنی کتنے رقبے میں کاشت ہوتی ہیں۔ اور اجناس فروختنی بغرض فراہمی سرمایہ کتنے رقبہ میں۔ تاکہ ملکی ضروریات کے پیش نظر ان دونوں میں توازن قائم کیا جا سکے۔ کاشتکاروں سے پھلوں کے باغات سے متعلقہ معلومات بھی حاصل کی جائیں گی۔ تاکہ ان کی بناء پر حکومت کو مشورہ دیا جا سکے کہ حیاتین کے حاصل کرنے کے لئے پھلوں کے کن کن درختوں کے لگانے کی ضرورت ہے۔

کاشت کے مروجہ مختلف طریقوں کا پتہ بھی لگایا جائے گا تاکہ ان طریقوں کی افادیت کے بارے میں کوئی رائے قائم کی جا سکے۔ پرانے طریقہ کاشت اور جدید طریقہ کار کا موازنہ و مقابلہ کرنے کی غرض سے ان کے بارہ میں بھی سوالات دریافت کئے جائیں گے اور کھادوں کے بارہ میں ؟ آیا دیسی کھاد استعمال ہو رہی ہے یا کیمیاوی اور ان میں سے کونسی زیادہ مفید ہے اور کیمیاوی کھاد کیوں استعمال نہیں کی جاتی۔

اسی طرح قرضہ کی سہولتوں کے بارہ میں تحقیقات کی جائے گی۔ تاکہ معلوم ہو سکے کاشتکار طبقہ قرضہ کی ضرورتوں کو کن ذرائع سے پورا کرتا ہے اور عام حالتوں میں شرح سود کیا ہوتی ہے۔

مویشیوں کا شمار بھی عمل میں لایا جائے گا تاکہ معلوم ہو سکے کہ کتنے مویشی خاص کاشتکاری کے کاموں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً ہل جوتنا۔ کنواں چلانا۔ باربرداری۔ بھلے کھینچنا وغیرہ اور کتنے دودھ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پالے جاتے ہیں۔ جہاں جہاں جدید آلات کشاورزی سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً ٹریکٹر وغیرہ زیر استعمال ایسے آلات کی تعداد بھی معلوم کی جائے گی۔ منڈیوں تک اجناس لے جانے کے لئے نقل و حمل کے ذرائع کا پتہ بھی لگایا جائے گا۔ اور نیز یہ بھی دریافت کیا جائے گا کہ راستوں کے سلسلہ میں کاشتکاروں کو کون کونسی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کس منڈی میں وہ اپنا غلہ لے جاتے ہیں اور وہ کتنے فاصلہ پر واقع ہے۔

کاشتکاروں کے کنبوں کے افراد کی تعداد بھی معلوم کی جائے گی تاکہ معلوم ہو سکے کہ ایک اوسط دیہاتی کنبہ کتنے افراد پر مشتمل ہوتا ہے نیز یہ بھی دریافت کیا جائے گا کہ کاشتکار کاشتکاری کے علاوہ اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے اور کیا کیا کام کرتے ہیں۔ مثلاً بھیڑ یا بکری پالنا۔ دودھ اور گھی بیچنا۔ مرغیاں اور انڈے بیچنا۔ .... عام مزدوری کرنا وغیرہ وغیرہ۔

نیز کاشتکاروں سے اس قسم کے سوال بھی پوچھے جائیں گے کہ جب کاشت کے کام کا زور ہوتا ہے تو اس وقت وہ اجرت پر کتنے کامے رکھتے ہیں اور نقد یا جنس کی صورت میں ان کی اجرت کی کیا شرحات ہوتی ہیں اور خاص کاشتکاری کے کام کے لئے وہ باہمی اشتراک عمل کے کون کون سے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً سیپ کا طریقہ یا عام ہنگ کا طریقہ اور کہ مؤخر الذکر صورت میں خوراک پر کتنی لاگت آجاتی ہے۔

زراعت ہمارے ملک کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ ۹۰ فیصد دیہاتی آبادی کے اکثر و بیشتر حصہ کی گذران اسی سے ہوتی ہے سرکاری آمدنی کا ۶۰ فیصدی حصہ بھی زراعت سے وصول ہوتا ہے۔ خام مال کے لئے ہماری دوسری صنعتوں کا دارومدار بھی زراعت پر ہے۔ مثلاً روئی کا کپڑا بننے کے کارخانے شکر سازی کے کارخانے۔ مغربی پاکستان میں گتہ بنانے کے کارخانے۔ بیجوں سے تیل نکالنے کے کارخانے۔ چمڑہ کا سامان تیار کرنے کی صنعت۔ آٹا پیسنے کی چکیاں اور چاول نکالنے کی مشینیں وغیرہ اور چونکہ ہماری اقتصادیات کا دارومدار زیادہ تر زراعت پر ہے۔ اس لئے اس سے ہم لاپرواہی نہیں برت سکتے۔ اور چونکہ ملک کی ترقیات زراعت کی ترقی سے وابستہ ہیں اس لئے زراعت کو فروغ دینے کے لئے مذکورہ اعداد و شمار کی فراہمی بھی از حد ضروری ہے۔ ان اعداد و شمار کے بغیر ملک کا غذائی مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا

اگلے سال اسی قسم کے زرعی اعداد و شمار دنیا کے ایک سو اور ملکوں میں بھی فراہم کئے جائیں گے۔ وہ تمام ملک۔ اس بارہ میں اپنی اپنی رپورٹیں مرتب کر کے یونائیٹڈ نیشنز کے فوڈ اور ایگریکلچرل کمیشن کو مہیا کریں گے۔ زرعی اعداد و شمار کی ان رپورٹوں کی مدد سے مذکورہ کمیشن دنیا بھر کی غذائی ضرورتوں کا اندازہ کر سکے گا۔ نیز اسے معلوم ہو سکے گا کہ کن کن ملکوں کو زراعت کی ترقی کے لئے امداد کی ضرورت ہے۔ اور امداد کی صورت کیا ہو سکتی ہے۔ کون کون سے ملک اپنی ضروریات سے زیادہ اناج پیدا کر کے قحط زدہ ملکوں کی غذائی قلت کو دور کرنے کے سلسلے میں ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

(محکمہ تعلقات عامہ مغربی پاکستان لاہور)

سچے ایمان کا تقاضا

خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ط

(سورہ توبہ)

"اللہ کی مسجدوں کو تو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور پیچھے آنے والے دن پر ایمان لاتا ہے اور نماز کو قائم کرتا ہے۔"

پس ہر احمدی جو اکناف عالم میں مساجد کے قیام کے لئے کوشاں ہے خواہ وہ مال دیکر یا مساجد کے لئے اموال اکٹھا کرنے کے لئے اپنا قیمتی وقت دے کر اپنے ایمان کا ثبوت دیتا ہے اور نماز با جماعت کی قدر و منزلت کا اظہار کرتا ہے۔

پس کیا ہی مبارک ہیں وہ مخیر احباب جو اپنی حیثیت کے مطابق غیر ممالک میں مساجد کے قیام کے لئے اپنے عزیز اموال پیش کرتے ہیں۔ اور کیا ہی مبارک ہیں وہ مخلصین جو مال پیش کرنے کی تو طاقت نہیں رکھتے۔ البتہ مخیر احباب سے اموال اکٹھا کرنے کے لئے اپنا قیمتی وقت صرف کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے تعمیر مساجد میں گویا امیر و غریب یکساں حصہ لے سکتے ہیں۔ خدمت دین کے لئے صرف سچے ایمان کی ضرورت ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

ہمشیرہ حمیدہ بی بی صاحبہ ۵۷-۵-۱۹ کو فوت ہو گئی تھیں اور انہوں نے صرف ایک پانچ سالہ لڑکی چھوڑی تھی۔ افسوس کہ یہ بچی بھی مؤرخہ ۶۰-۲-۳ کو چند دن بخار سے بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہماری ہمشیرہ صاحبہ کے ہاں پانچ بچے ہوئے مگر کوئی بھی بقید حیات نہ رہا۔ احباب دعا کریں کہ اس صدمہ پر بھائی فیروز الدین صاحب ایکز اسٹیشن احمد نگر اور دیگر متعلقین کو اللہ تعالےٰ صبر جمیل عطا فرمائے

(صدر الدین مولوی فاضل سابق مبلغ ایران (احمد نگر)

دعائے نعم البدل

محترم چوہدری عبد القدیر صاحب واقف زندگی درویش قادیان کا اکلوتا بچہ بعمر ڈیڑھ سال مؤرخہ ۶۰-۳-۱۱ کو وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت والدین کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرمائیں

(اقبال احمد جالندھری دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

اخبار الفضل کی اعانت کرنیوالے احباب

(۴)

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نمائندہ الفضل جب راولپنڈی پہنچے تو آپ نے مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی قائد مجلس خدام الاحمدیہ سے توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں بات چیت کی اور تعاون چاہا۔ اس پر مکرم قائد صاحب نے مکرم شیخ بشارت احمد صاحب ناظم تجارت اور مکرم بابو عبدالستار صاحب خادم کو بالخصوص ہدایت کی کہ وہ نمائندہ الفضل سے پورا پورا تعاون کریں۔

سو ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے مکرم خواجہ صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرمایا۔ اس باہمی تعاون کے نتیجہ میں راولپنڈی میں جہاں روزنامہ الفضل کے کافی نئے خریدار بنے ہیں وہاں اکثر احباب نے دیگر حق کے پیاسوں کے نام (اپنی طرف سے اعانت کر کے) روزنامہ یا خطبہ نمبر بھی جاری کروایا ہے۔ اسی طرح کوہاٹ شہر میں مکرم ناصرالدین صاحب ساقی اور مکرم کلیم اللہ صاحب سرگودھوی نے بھی نمائندہ الفضل سے خاص طور پر تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام مخلصین کو پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق بخشے اللّٰھم آمین

اب ہم ان احباب کے نام جنہوں نے الفضل کی مالی طور پر اعانت فرمائی ہے درج ذیل کرتے ہیں:۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

نام	اعانت
مکرم ڈاکٹر مہر محمد صاحب راولپنڈی	سال بھر کے لئے روزنامہ الفضل ایک پبلک لائبریری کے نام
″ چوہدری لطف الرحمٰن صاحب ″	″ ″ ″ ″
″ شیخ بشیر احمد صاحب ″	″ ″ ″ ″
″ کیپٹن عطاء اللہ صاحب ″	″ ″ ″ ″
محترمہ منور اختر صاحبہ اہلیہ مکرم میجر عبدالرحمٰن صاحب ″	″ ″ ″ ″
مکرم میاں منظور احمد صاحب بولان ریڈیو راولپنڈی	″ ″ ″ ″
″ صوفی محمد شفیع صاحب ″	″ ″ ″ ″
″ خلیل احمد صاحب ″	چھ ماہ کے لئے ″ ″
″ سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب اینڈ سنز ″	۱۰/-/- روپے
″ شیخ بشارت احمد صاحب ناظم تجارت مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی	مبلغ ۵/-
″ چوہدری مبارک احمد صاحب ایم۔ایس۔سی قائد مجلس ″	۵-۰-۰
″ ڈاکٹر محمد جی صاحب احمدی راولپنڈی	۵-۰-۰
″ چوہدری ریاض احمد صاحب گکھن ″	۵-۰-۰
″ خواجہ شریف احمد صاحب ابن محترم خواجہ عنایت اللہ صاحب راولپنڈی	۵-۰-۰
″ چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی راولپنڈی	۵-۰-۰
″ مختار احمد صاحب ″	۵-۰-۰
″ ملک محمد اسحٰق صاحب ″	۵-۰-۰
″ بابو محمد یونس صاحب فاروق ″	۵-۰-۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی	۱۰-۰-۰
لجنہ اماء اللہ راولپنڈی معرفت محترمہ صدر صاحبہ راولپنڈی	۱۰-۰-۰
مکرم ملک انور احمد صاحب	۵-۰-۰
″ میاں عبدالوہاب صاحب سیالکوٹی ″	۱۰-۰-۰
″ ڈاکٹر کرنل محمود احمد صاحب	۱۰-۰-۰
″ چوہدری محمد احمد صاحب زعیم حلقہ سیدپوری گیٹ ″	۲-۰-۰
″ بی۔ اے چغتائی صاحب ″ ″	۵-۰-۰
″ غازی محمد امین صاحب ″	۵-۰-۰
″ میاں اللہ بخش صاحب صراف ″	۲-۴-۰
″ چوہدری عزیز احمد صاحب ″	۵-۰-۰
″ اکمل صاحب ″	۵-۰-۰
″ شیخ جمیل احمد صاحب جھنگی محلہ ″	۲-۱۰-۰
مکرم قریشی نورالدین صاحب راولپنڈی	۲-۰-۰ روپے
″ غازی محمد صدیق صاحب ″	۵-۰-۰
″ قریشی محمد اسمٰعیل صاحب ″	۱-۰-۰
″ برکات احمد صاحب دارِیل گلگت ″	۲-۰-۰
″ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انچارج لیاقت میموریل ہسپتال کوہاٹ شہر	۲۴-۰-۰
″ علی احمد صاحب چھاؤنی کوہاٹ	۵-۰-۰
مکرم میجر منظور الحسن صاحب چھاؤنی کوہاٹ	۱۰-۰-۰

(باقی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۵۵۹۰ میں محمد شفیع ولد چوہدری نظام الدین صاحب مرحوم قوم ساہی جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۸-۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جدی جائیداد بصورت زرعی زمین ۴½ (ساڑھے چار ایکڑ) ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ وصیت کرتا ہوں اس وقت اس کی قیمت اندازاً ۶۰۰۰/- روپیہ (چھ ہزار روپیہ) ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور ذریعہ آمدنی نہیں ہے۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد محمد شفیع ۱۴-۸-۵۹

گواہ شد مولوی نصیر احمد شاہ ولد محمد ابراہیم صاحب معلم وقف جدید سنٹر وقف جدید ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ ملک غلام نبی ولد ملک حسن محمد صاحب ڈسکہ۔ تاروالی گلی ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۵۵۹۱ میں محمد اسلم ایاز ولد چوہدری محمد رمضان صاحب قوم چغتہ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱-۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری آمد کا ذریعہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ملازمت ہے میری ماہوارہ آمد صرف ۹۱/- روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بھی اگر میری کوئی آمد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری کوئی منقولہ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی بھی کسی قسم کی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی نیز میرے مرنے پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد محمد اسلم ایاز عفی عنہ کارکن (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ) نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ ۲۹-۱-۶۰

گواہ شد محمد اعظم بی ایس سی بی ٹی (برادر موصی) تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد محمد رمضان کارکن تبشیر ربوہ والد موصی

درخواست دعا

سیالکوٹ میں صغریٰ بیگم اور بشریٰ بیگم بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(زبیر احمد خان ربوہ)

(۲) مرزا حبیب احمد اور متعدد دیگر احمدی بچے میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ قادیان سے ان سب کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ آر اے اختر راولپنڈی

(۳) عزیز بشیر احمد لاہور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (غلام حسین از ڈسکہ

(۴) میری بڑی لڑکی امینہ بخشندہ امیر کا اور چھوٹی لڑکی نعیمہ نویں جماعت کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

عاجز محمد شریف ٹیلیفون آفس گوجرہ

نیا بلدیاتی قانون ۲۳ مارچ کو نافذ کر دیا جائے گا

"تعمیری منصوبوں کی تکمیل میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں"

(اختر حسین)

ملتان ۱۹ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ تعمیر منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے عوام کو ہمیشہ حکومت کا دست نگر نہیں رہنا چاہیئے بلکہ با حیثیت لوگوں کو بھی حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہیئے آپ نے سرمایہ داروں سے اپیل کی ہے وہ اپنے تمام وسائل مجتمع کر کے اس قسم کے۔ بالخصوص تعلیمی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں حکومت کی مدد کریں

گورنر اختر حسین آج صبح ایمرسن کالج ملتان کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کر رہے تھے آپ نے کہا "اس حقیقت کے باوجود کہ حکومت تعلیم کو زیادہ سے زیادہ اہمیت دے رہی ہے کچھ ضروری امور ایسے ہیں جن پر تعلیم کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے لہٰذا حکومت کے لئے تمام تعمیری پروگراموں کو عملی جامہ پہنانا مشکل ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ ایسے لوگوں کی مخیرانہ مساعی حکومت کے ساتھ ہونا ضروری ہیں۔ جو مالی اور اقتصادی لحاظ سے خوش نصیب ہیں۔

کالجوں میں داخلہ لینے والے طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مسئلہ کے بارے میں گورنر مغربی پاکستان نے کہا کہ ڈگری کالجوں کو چاہیئے کہ وہ داخلہ کے معیار کو بلند کریں اور جو طلبہ ڈگری کورسوں کے اہل نہ ہوں انہیں قطعاً داخلہ نہ دیں ایسے طلبا کے لئے کثیر المقاصد ٹیکنیکل (فنی) سکول قائم ہونے چاہئیں۔ آپ نے مزید کہا ہمارے کالجوں میں طلبہ کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ طلبہ کو ایسی زندگی مہیا نہیں کی جا سکتی جو کردار کی تشکیل میں نیز معلم کے پختہ تجربہ اور طلبہ کے نمونہ پذیر اور پُر اشتیاق ذہن کو ایک رشتہ میں منسلک رکھنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکے۔ ملتان میں ایک یونیورسٹی کے قیام سے متعلق پرنسپل کی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ تعلیمی کمیشن نے لائل پور اور راولپنڈی کے لئے اسی قسم کی سفارشات کی تھیں جس کا مقصد یہ تھا کہ پنجاب یونیورسٹی پر سے کچھ بوجھ کم ہو سکے چنانچہ اس پر سنجیدگی سے غور و خوض کرنے کی ضرورت ہے۔ صوبائی

گورنر نے اپنے خطاب کے دوران میں طلباء کو ہدایت کی کہ وہ اپنی زندگیوں میں باقاعدگی پیدا کریں تاکہ وہ زندگی سے زیادہ سے زیادہ اور صحیح حظ اٹھا سکیں۔ آپ نے کہا نوجوانوں کی کامیابی کا دار و مدار اس پر ہے کہ جن مقاصد کی تکمیل کے لئے آپ کوشاں ہیں وہ کہاں تک قابل حصول ہیں اور آپ نے ان کے حصول کی کتنی کوشش کی ہے؟

مسٹر اختر حسین نے کہا آزادی سے قبل کے ایک معزز گورنر نے زندگی سے حظ اٹھانے کی تعریف ان الفاظ میں کی تھی کہ اگر دولت کے حصول کے لئے لوگ زندگی کی دوسری ضرورتوں اور دلچسپیوں کو نظر انداز کر دیں گے۔ اور معقول انداز میں حظ اٹھانے کی صلاحیتوں کو کھو بیٹھیں گے۔ تو محض دولت آپ کو کبھی خوشی اور مسرت سے ہمکنار نہ کر سکے گی۔" ملازمت میں کامیابی بھی آپ کو مسرت نہیں دے سکتی۔ اگر اس کامیابی کے لئے آپ اپنی صحت اپنے احباب اور اپنے اردگرد کے محبت بھرے دلوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں سیاسی کامیابی بھی آپکو مسرت نہیں بخش سکتی۔ اگر اس کے حصول میں آپ نے عزت نفس، متوازن خیالات اور آزادی فکر کو بھینٹ چڑھا دیا ہو۔ تحقیق و تلاش بھی جسے تمام کامیابیوں میں سب سے زیادہ غیر مادی کہا جا سکتا ہے۔ یہ مسرت نہیں بخش سکتی۔ اگر یہ آپ کے دل سے اردگرد کے انسانوں کے لئے جذبہ محبت ختم کر دے اور محض جسمانی نوعیت کے مشاغل سے بھی آپ کو یہ خوشی اور لطف نہیں مل سکتا کیونکہ غالباً یہ انسان کی خوش قسمتی ہے کہ وہ جتنا زیادہ اس قسم کی دلچسپیوں میں محو ہونے کی کوشش کرتا ہے اتنی ہی اس کی دلچسپی کم ہوتی جاتی ہے۔

بلدیاتی قانون

بعد ازاں کینال ریسٹ ہاؤس ملتان میں بنیادی جمہوریتوں کے چیئرمینوں اور مختلف محکموں کے سربراہوں کے ایک مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے گورنر اختر حسین نے بتایا کہ بلدیاتی قانون ۲۳ مارچ کو نافذ کر دیا جائے گا۔ آپ نے مزید بتایا کہ میونسپل کمیٹیوں کے چیئرمین مقرر (نامزد) کئے جائیں گے اور اس عہدے پر سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے افراد کا تقرر ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ لوگ ہمہ وقتی چیئرمین ہوں گے اور اپنے عہدے کا چارج لینے کے بعد غیر سرکاری افراد کی حیثیت سرکاری ہو جائے گی۔

بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کی تربیت کا ذکر کرتے ہوئے گورنر اختر حسین نے کہا کہ بعض لوگ اپنے تئیں اس تربیت سے مستثنیٰ قرار دینے کی درخواستیں پیش کر رہے ہیں۔ ان لوگوں سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اس سے نہ گھبرائیں ہر شخص کچھ نہ کچھ ہمیشہ سیکھ سکتا ہے۔ اس لئے وہ بھی اس تربیت کے دوران کچھ نہ کچھ سیکھ ہی لیں گے مسٹر اختر حسین نے مزید بتایا کہ تربیت پانے والوں میں کئی بی اے ایل ایل بی اور ریٹائرڈ سیشن جج بھی شامل ہیں۔

پانچ سرحدی اضلاع میں اراضی کی الاٹمنٹ کی جانچ پڑتال

پندرہ کمیٹیوں کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا

لاہور ۱۹ مارچ مغربی پاکستان کے چیف سیٹلمنٹ اینڈ ری ہیبلی ٹیشن کمشنر نے سرحدی علاقوں میں اراضی کی الاٹمنٹوں کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے پندرہ کمیٹیاں قائم کی ہیں۔ یہ قدم مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۹ (زون بی) کے پیراگراف چار کے تحت اٹھایا گیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں تمام سابقہ احکام کالعدم قرار دیئے گئے ہیں

مذکورہ پندرہ کمیٹیوں میں سے چھ لاہور میں چار بہاولپور میں۔ ایک منٹگمری میں اور دو دو سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے اضلاع میں کام کریں گی ہر کمیٹی میں فوج اور محکمہ بحالیات کا ایک ایک نمائندہ بھی شامل ہوگا۔

کراچی کا مچھلی بندر تیار ہوگیا

کراچی ۱۹ مارچ۔ کراچی کا مچھلی بندر جو گذشتہ چار سال سے زیر تعمیر تھا۔ قریب قریب مکمل ہو گیا ہے اور اس نے پوری طرح کام شروع کر دیا ہے۔ ابتداء میں اس پر چوہتر لاکھ روپیہ خرچ آنے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ لیکن اس وقت تک اس پر ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے اس خرچ کا ایک حصہ بین الاقوامی تعاون کے امریکی ادارے نے برداشت کیا ہے۔ البتہ اس کی تعمیر پی آئی ڈی سی کے زیر اہتمام عمل میں آئی ہے مچھلی بندر اس لئے تعمیر کیا گیا ہے کہ ایک ہی مقام پر پکڑی ہوئی مچھلی رکھی جائے۔ جہاں سے اسے ملکی یا بیرونی منڈیوں میں بھیجا جائے یا ڈبوں میں بند کیا جائے۔

مچھلی ذخیرہ کرنے کے لئے سرد خانے بھی بنائے گئے ہیں۔ مچھلی بندر کی وجہ سے اڑھائی ہزار اشخاص کے لئے کاروبار فراہم ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے زرمبادلہ پیدا کرنے میں بھی اچھی خاصی امداد ملی ہے۔ اس سے بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا ہے کہ مچھلی کی تجارت باقاعدگی اختیار کر گئی ہے۔ مچھلی بندر کی گودی کا طول ایک ہزار سات سو پچاس فٹ ہے اس میں مچھلی منڈی اور نیلام گاہ کے علاوہ ایسے سرد خانے بھی ہیں جن میں دو سو ٹن مچھلی رکھی جا سکتی ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کئی سال سے درد گردہ کا مریض ہے قریباً ایک سال کے افاقہ کے بعد کل سے پھر مجھے درد گردہ کی تکلیف شروع ہو گئی ہے بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان بابرکت ایام میں خاکسار کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں (محمد یعقوب کاتب "الفضل" ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷